117677 - خاوند نے بیوی کو قسم دے کر کہا کہ اگر تم نے بہنوئی سے بات کی تو تمہیں طلاق اور بیوی نے بغیر ارادہ و قصد بہنوئی سے کلام کر لی

سوال

میں شادی شدہ ہوں اور میرے خاوند نے قسم اٹھائی کہ میں اپنے بہنوئی سے بات نہ کروں، تو کیا یہ حلال ہے ؟
یہ علم میں رہے کہ میرے بہنوئی نے میری بہن کو ایك بار کہا کہ اپنی بہن کو سلام کہنا، میری بہن نے مجھے اس کے بارہ میں بتایا اور میں نے سلام کا جواب دیا کیا طلاق واقع ہو گئی ، اور ایك بار میں نے اپنے بہنوئی سے بغیر ارادہ بات بھی کر لی تو کیا اس سے طلاق واقع ہو جائیگی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اگر آپ کے خاوند کا قسم اٹھانا کہ تم اپنے بہنوئی سے کلام نہ کرو یہ طلاق کی قسم تھی مثلا اس نے کہا: تم اس سے بات نہ کرنا وگرنہ مجھ پر طلاق، یا اس نے اس پر طلاق کو معلق کرتے ہوئے کہا: اگر تم نے اپنے بہنوئی سے بات کی تو تمہیں طلاق یا تم طلاق یافتہ ہوگی.

چنانچہ اگر تو خاوند کا آپ کو اپنے بہنوئی سے بات چیت کی ممانعتك رنے کا سبب واضح ہو مثلا وہ شخص یعنی آپ کا بہنوئی آپ سے بات چیت کرتے وقت اپنی کلام پر کنٹرول نہیں کرتا، یا پھر بات لمبی اور ایسی ہوتی ہو جو آپ کے خاوند کو پسند نہیں، یا پھر بہنوئی کا آپ سے بات چیت کرنے میں خرابی کا باعث ہو تو پھر آپ کے خاوند کے لیے آپ کو کلام کرنے سے روکنے میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ خود بھی آپ کی بہن سے کلام کرتا ہو.

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ آپ اپنے بہنوئی کے لیے ایك اجنبی عورت کی حیثیت رکھتی ہیں، اس لیے آپ کے لیے بہنوئی کے سامنے بےپردہ ہونا حلال نہیں اور نہ ہی چہرہ ننگا رکھ سکتی ہیں، اور اسی طرح آپ کے لیے اس کے ساتھ مصافحہ کرنا بھی جائز نہیں ہے.

آپ کو چاہیے کہ آپ بہنوئی کے ساتھ کلام کرتے وقت کنٹرول کریں کہ بات لمبی نہ ہو اور نہ ہی اس میں نرم لہجہ

ہو كہ لہك لہك كر بات كريں اور ہنس كر بات كو آگے بڑھائيں اور پھر بغير ضرورت اس سے كلام مت كريں؛ كيونكہ وہ باقى اجنبى مردوں كى طرح آپ كے ليے ايك اجنبى كى حيثيت ركھتا ہے.

دوم:

اس قسم يا طلاق معلق كرنے ميں تفصيل پائى جاتى ہے:

اگر خاوند كا قصد ہو كہ آپ نے اپنے بہنوئى سے كلام كى تو آپ كو طلاق، تو آپ كا اپنے بہنوئى سے بات چيت كرنے كى صورت ميں طلاق واقع ہو جائيگى.

اور اگر خاوند كا صرف آپ كو بہنوئى كے ساتھ كلام كرنے سے منع كرنا مقصد ہو تو اور طلاق واقع كرنے كا مقصد نہ ہو تو يہ قسم ہو گى، اگر چاہے تو آپ كو اس كى اجازت دے كر اپنى قسم كا كفارہ ادا كر دے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے يہى تفصيل اختيار كى ہے اور اہل علم كى ايك جماعت كا فتوى بھى يہى ہے، ليكن جمہور اس تفصيل كے قائل نہيں، بلكہ وہ كہتے ہيں كہ اگر بات چيت كى تو طلاق واقع ہو جائيگى اور اس ميں قسم اٹھانے والے كى نيت نہيں ديكھى جائيگى.

مزيد آپ سوال نمبر (39941) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

سوم:

اگر آپ نے اپنے بہنوئى سے كلام كى اور آپ كو اپنے خاوند كى قسم ياد نہ تھى تو راجح قول كے مطابق طلاق واقع نہيں ہو گى، شافعيہ كا مسلك يہى ہے، اور امام احمد سے بھى ايك روايت ہے جسے شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ نے اختيار كيا ہے اور المرداوى نے بھى اسے ہى صحيح كہا ہے " انتہى

ديكھيں: الانصاف (9 / 114).

شيخ الاسلام زكريا انصارى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" (اور اسى طرح) اگر كسى (غير كے) فعل پر طلاق ومعلق كى بيوى يا كسى اور كے اور اس نے اس سے (اسے منع كرنے كا ارادہ كيا) يا پھر اسے ابھارا (اور وہ ان ميں شامل ہو جس كى پرواہ كى جائے) تو اس كے معلق كرنے پر وہ

اس میں دوستی وغیرہ کی بنا پر اس کی مخالفت نہ کرے (اور اسے اس کے معلق کرنے کا علم ہو اور غیر نے بھول کر یا پھر جہالت کی حالت میں یا جبر کی حالت میں اسے کو کر لیا) انتہی

دیکھیں: اسنی المطالب (3 / 301).

اور ابن حجر الهيتمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جب اس نے طلاق کی قسم اٹھائی کہ وہ خود یا کوئی دوسرا اس عمل کو کرے تو اس نے وہ عمل بھول کر یا پھر جبر کی حالت میں کر لیا، یا اختیار کی حالت میں اس عمل کو جہالت کے ساتھ کر لیا، حکم سے جاہل نہیں اس کے خلاف جس کو وہم ہو تو اس کی قسم نہیں ٹوٹےگی کیونکہ سابقہ حدیث میں بیان ہوا ہے:

" یقینا اللہ سبحانہ و تعالی نے میری امت سے بھول چوك اور خطا و نیسان اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا ہو معاف کر دیا ہے "

یعنی ان تین امور میں ان کا مؤاخذہ نہیں ہوگا.. اور اسی طرح اگر اس نے کسی دوسرے شخص جس کی پرواہ کی جائے کے عمل پر معلق کیا تو بھی قسم نہیں ٹوٹےگی، کہ وہ اس اس معاملہ میں دوستی یا پھر حیاء اور مروت کی بنا پر مخالفت نہیں کریگا، اور اس سے اس کا مقصد اسے روکنا یا پھر کسی بات پر آمادہ کرنا ہو، اور اسے معلق کردہ کا علم بھی ہو تو دوسرے نے بھول کر یا جہالت کی حالت میں یا جبر کی حالت میں وہ عمل کر لیا تو قسم نہیں ٹوٹےگی " انتہی

دیکھیں: الفتاوی الفقهية الكبری (4 / 178).

مزید آپ شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا فتاوی (22 / 47) ضرور دیکھیں.

سوم:

آپ کی بہن کا آپ کو بہنوئی کی سلام پہنچانا اور آپ کا اس کی سلام کا جواب دینا یہ بہنوئی سے بات چیت اور کلام شمار نہیں ہوتا، اس لیے آپ کو کوئی نقصان نہیں دیگا، آپ کو چاہیے کہ اس سلسلہ میں آپ اپنے خاوند سے رجوع کریں کہ اس نے آپ کو کس چیز کی اجازت دی ہے اور کس چیز سے منع کیا ہے، اور اس نے قسم میں کیا نیت کی تھی.

کیونکہ نیت الفاظ کو مخصوص کرتی ہے، ہو سکتا ہے اس نے آپ کو کچھ وقت کے لیے بات چیت کرنے سے منع کیا ہو مستقل طور پر نہیں، یا پھر ہر حالت میں نہیں بلکہ کسی حالت میں، یا وہ چاہتا ہو کہ آپ بہنوئی سے لمبی اور لہک لہک کر کلام نہ کریں، اور سلام وغیرہ سے منع نہ کیا ہو جو کلام پیش کی جاتی ہے.

ہم آپ کو یہی نصیحت کرتے ہیں کہ آپ اپنے گھر اور خاندان کی حرص رکھیں، اور اپنے بہنوئی سے بالکل کلام مت کریں، اور ہر اس عمل سے اجتناب کریں جو آپ کے لیے اس میں واقع ہونے کا سبب بن سکتا ہو، اور پھر جب آپ کا خاوند ایسا کرنے سے روکتا ہے، اور یہ نہ ہو کہ کہیں طلاق ہی ہو جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ اپنے خاوند کے بارہ میں حسن ظن رکھیں اور اس کے لیے کوئی عذر تلاش کر لیں، ہو سکتا ہے اس کا کوئی ایسا سبب ہو جس کی بنا پر اس نے ایسا کیا ہے.

اور اسی طرح ہم آپ کو نصحیت کرتے ہیں کہ آپ اپنے بہنوئی کے سامنے مکمل شرعی پردہ کر کے آیا کریں، اور اسی طرح اپنے خاوند کے بھائیوں کے سامنے بھی مکمل پردہ کریں کیونکہ یہ سب آپ کے لیے ایك اجنبی مرد کی حیثیت رکھتے ہیں.

اللہ تعالی سے ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو مزید صحیح اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .